

زم زم کا تذکرہ

ڈاکٹر فضیلت بانو

بی بی ہاجرہ جب مکہ کی اس تنگ وادی میں جو چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھری ہوئی تھی مشیت ایزدی اور غیبی اشارے سے ٹھہر گئیں، پانی ختم ہونے پر ماں بیٹے نے شدید پیاس محسوس کی۔ لگتا تھا کہ پیاس کی شدت سے دونوں جان گنوا دیں گے۔ اس ریت کے صحرا میں دُور دُور تک پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ حضرت ہاجرہ نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر دُور حدنگاہ تک نظر دوڑائی مگر کچھ دکھائی نہ دیا۔ پریشانی کے عالم میں کبھی ایک ٹیلے پر جاتیں، کبھی دوسرے پر۔ اس طرح انھوں نے سات چکر کاٹ لیے۔ ساتویں چکر کے بعد ذرا دم لینے بیٹھیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ جہاں اسماعیلؑ لیٹے ایڑیاں رگڑ رہے تھے وہاں اللہ کے حکم سے ایک چشمہ جاری ہو گیا تھا اور پانی تیزی سے اُبل رہا تھا۔ پانی کو روکنے کے لیے بی بی ہاجرہ نے اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر کہا: زم زم، ٹھہر ٹھہر۔ اسی دن سے اس چشمے اور پانی کا نام زم زم ہو گیا۔

حضرت اسماعیلؑ نے جوان ہو کر قبیلہ جرہم کی ایک خاتون سے شادی کی۔ ان کے ۱۲ بیٹے تھے۔ حضرت اسماعیلؑ کے بعد ان کے بڑے بیٹے نبیوط زم زم کے متولی بن گئے۔ ایک طویل عرصے تک مضام کی اولاد زم زم کی نگہبانی کے منصب پر فائز رہی۔ یہاں تک کہ عرب کے قبیلہ بنو خزاعہ نے زم زم کو بنی جرہم سے چھین لیا۔ جرہم کے سردار عمر بن حارث نے جب متاع زم زم چھین دیکھی تو زم زم کو بند کر کے اس کا نام و نشان مٹا دیا۔

پانچویں صدی عیسوی میں آل اسماعیل کو سردار قصی بن کلاب کی ہمت اور بہادری کے باعث بیت اللہ کی نگہبانی کا منصب پھر حاصل ہوا۔ قصی کی چوتھی پشت میں عبدالمطلب آتے ہیں

جو اپنی دانش مندی اور معاملہ فہمی کی وجہ سے قبیلے میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ احمد بن عبد الجبار نے یونس بن بکر کی وساطت سے ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی ہے کہ عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ایک دن کعبہ کے پاس مقام حجر میں سو رہے تھے کہ حالت خواب میں کسی آنے والے نے انہیں زم زم کھودنے کا حکم دیا۔ کیوں کہ چاہ زم زم بنی اسماعیل، اکبر اور جبرہم کے اقتدار کے بعد سے اٹ کر گم ہو گیا تھا اور اس کی جگہ اور مقام کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ اب عبد المطلب کو اس کے برآمد کرنے کا حکم دیا گیا۔

خواب میں غیبی اشارہ ملنے کے بعد عبد المطلب قریش کے پاس آئے اور کہا: اے معشر قریش! مجھے زم زم کھودنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کو بتایا گیا ہے کہ زم زم کہاں ہے؟ تو آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر قریش نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ دوبارہ اپنی اسی خواب گاہ میں جائیں۔ اگر آپ کا خواب حقیقتاً اللہ کی طرف سے ہوا اور سچا ہوا تو اس کی مزید وضاحت ہو جائے گی اور اگر یہ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ ہوا تو شیطان پھر لوٹ کر نہیں آئے گا۔ عبد المطلب نے ایسا ہی کیا۔ وہ واپس آئے اور اپنی خواب گاہ مقام حجر میں آکر سو گئے۔ اُن کے خواب میں پھر کوئی آیا اور آنے والے نے کہا: ”برہ کو کھودو“۔ عبد المطلب نے پوچھا: ”برہ کیا چیز ہے؟ یہ سنتے ہی اشارہ کرنے والا غائب ہو گیا۔ اگلے دن عبد المطلب اپنی اسی خواب گاہ میں سو رہے تھے۔ وہ اشارہ کرنے والا پھر ظاہر ہوا اور کہا: ”مضنو نہ کو کھودو“۔ عبد المطلب نے پوچھا کہ مضنو نہ کیا چیز ہے؟ اس پر اشارہ کرنے والا چلا گیا۔

تیسرے دن عبد المطلب اپنی اسی خواب گاہ مقام حجر کے قریب سو رہے تھے کہ وہ اشارہ کرنے والا پھر آیا اور عبد المطلب سے کہا کہ ”طیبہ کو کھودو“۔ آپ نے پوچھا کہ ”طیبہ“ کیا ہے؟ اس پر وہ پھر چلا گیا۔ چوتھے روز پھر ایسا ہی ہوا۔ عبد المطلب اپنی آرام گاہ میں سو رہے تھے کہ اشارہ کرنے والا پھر خواب میں دکھائی دیا اور اس نے کہا کہ ”زم زم“ کی کھدائی کرو۔ آپ نے پوچھا کہ ”زم زم“ کیا ہے تو اس نے کہا: وہ کبھی خشک نہ ہوگا اور نہ اس کے پانی ہی میں کمی ہوگی۔ بتانے والے نے خواب میں ”زم زم“ کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے اس کے محل وقوع کے بارے میں نشان دہی بھی کر دی اور کہا کہ اگر ٹوٹے اسے برآمد کر لیا تو نادم نہ ہوگا۔ یہ تیسرے جد اعلیٰ کی

میراث ہے۔ یہ چشمہ کبھی خشک نہ ہوگا اور نہ اس کے پانی ہی میں کبھی کمی واقع ہوگی۔ یہ حجاج کی ایک کثیر تعداد کو بھی سیراب کرتا رہے گا۔ جو گروہوں کی شکل میں آتے رہیں گے اور جوق در جوق جاتے رہیں گے۔ نذر ماننے والے اس کے پاس آکر حاجت مندوں کے لیے اپنی اپنی نذریں گزاریں گے۔ یہ تیری میراث ہے اور یہ تیرے حق میں اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ اُن دوسرے چشموں کے مانند نہیں ہے جنہیں تو جانتا ہے، بلکہ یہ گوہر اور خون کے درمیان میں سے نکلنے والے خالص دودھ کی طرح پینے والوں کے لیے نہایت خوش گوار ہوگا۔

یہ سن کر عبدالمطلب نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ جواباً کہا گیا کہ چیونٹیوں کے بلوں کے پاس جہاں کو اکل چوچ مارے گا۔ اگلے دن صبح کے وقت عبدالمطلب اپنے بیٹے حارث کو ساتھ لے کر نکلے۔ اس وقت حارث کے سوا ان کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ دونوں نے چیونٹیوں کا بل دریافت کیا اور دیکھا کہ اس کے پاس ہی کوا چوچ مار رہا تھا اور یہ جگہ اسف اور نائلہ بتوں کے درمیان تھی جہاں پر قریش جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

ابن اسحاق کی روایت کے مطابق: پھر عبدالمطلب کدال لے کر آگئے اور کھدائی کرنے کے لیے اُٹھے۔ جب قریش نے دیکھا کہ وہ نلنے والے نہیں تو انھوں نے عبدالمطلب سے کہا: بخدا ہم آپ کو ان دونوں بتوں کے درمیان سے کھودنے کی اجازت نہیں دیں گے جن کے پاس ہم جانور ذبح کرتے ہیں۔ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث سے کہا: مجھے کھدائی کرنے دو، خدا کی قسم! مجھے جو حکم دیا گیا ہے میں اس کی تعمیل ضرور کروں گا۔ جب قریش نے دیکھا کہ عبدالمطلب کا فیصلہ اٹل ہے تو انھوں نے کھدائی میں مزاحمت ترک کر دی اور چلے گئے۔ زیادہ وقت نہ گزرا کہ پختہ کنواں اور ہتھیار اور سامان کا گٹھا برآمد ہوا۔ عبدالمطلب نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ قریش کے لوگوں کو معلوم ہو گیا اور وہ سمجھ گئے کہ عبدالمطلب نے سچ کہا تھا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ قریش کے سب لوگ اکٹھے ہو گئے اور عبدالمطلب سے کہنے لگے کہ یہ ہمارے باپ اسماعیل کا کنواں ہے۔ اس لیے اس پر ہمارا بھی حق ہے۔ ہمیں بھی اس میں اپنے ساتھ شریک کرو۔ عبدالمطلب نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کروں گا۔ یہ خاص طور پر مجھے دیا گیا ہے اور تم میں سے کسی کو نہیں دیا گیا، مگر سب نے مل کر کہا کہ ہمیں بھی حصہ دار بناؤ ورنہ ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے،

خواہ اس معاملے میں ہمیں آپ سے جھگڑا کرنا پڑے۔

عبدالطلب نے کہا: اچھا تو اس کے لیے ایک حکم مقرر کر لیا جائے جو اس معاملے کو نمٹا دے۔ اس پر قریش کے لوگ متفق ہو گئے اور انھوں نے بنی سعد بن ندیم کی ایک عورت کا ہنہ کا نام تجویز کیا جو شام کے بالائی علاقے میں رہتی تھی۔

عبدالطلب اپنی برادری کے ایک گروہ کی معیت میں عازم سفر ہوئے اور قریش کے دیگر قبیلوں میں سے ایک جماعت بھی فریق ثانی کی حیثیت سے ساتھ روانہ ہوئی۔ اس زمانے میں شام اور حجاز کے درمیان بے آب و گیاہ جنگل و صحرا تھے۔ جب یہ قافلہ شام و حجاز کے درمیان بیابانوں میں سے کسی ویران جگہ پہنچا تو عبدالطلب اور ان کے ساتھیوں میں سے ہر ایک کے پاس پانی ختم ہو گیا اور انھیں یقین ہو گیا کہ وہ پیاس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ انھوں نے فریق ثانی سے پانی مانگا تو انھوں نے پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمیں بھی تمھاری طرح ہلاکت کا خوف ہے۔

ان حالات میں عبدالطلب نے اپنے ساتھیوں سے ان کی راے دریافت کی۔ انھوں نے کہا کہ ہماری راے آپ کی راے کے تابع ہے۔ آپ جو بھی حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ عبدالطلب نے کہا کہ میری راے تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنی طاقت کے مطابق ایک ایک گڑھا کھودے تاکہ ہم میں سے جب کوئی ہلاک ہو جائے تو اس کا ساتھی اسے اس گڑھے میں ڈال دے اور چھپا دے۔ عبدالطلب کے ساتھیوں نے ایک ایک گڑھا کھودا اور موت کا انتظار کرنے لگے۔ پھر عبدالطلب نے کہا: خدا کی قسم! ہمارا اس طرح اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دینا اور ادھر ادھر پانی کی تلاش میں جدوجہد نہ کرنا ہماری کمزوری کی علامت ہے۔ چلو یہاں سے کوچ کریں شاید اللہ تعالیٰ ہمیں سیراب کر دے۔ یہ سن کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔

عبدالطلب بھی اونٹنی کی طرف بڑھے اور اس پر سوار ہو گئے۔ جب عبدالطلب کی اونٹنی اٹھی تو اس کے پاؤں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ سب نے اپنی اونٹنیوں کو بٹھا دیا اور اپنی سواریوں کو روک لیا۔ عبدالطلب نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھا دیا۔ پھر سب نے پانی پیا اور سفر کے لیے بھی ذخیرہ کر لیا اور جانوروں کو بھی پلایا۔ پھر اپنے دوسرے قریشی ساتھیوں کو بھی بلایا کہ آؤ دیکھو ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی عنایت فرمایا ہے۔ وہ سب آئے، انھوں نے بھی پانی پیا اور بھر بھی لیا۔

اس کے بعد قریشی ساتھیوں نے کہا: اے عبدالمطلب خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔ وہ ذات جس نے بیابان میں آپ کو سیراب کیا ہے اسی نے آپ کو زم زم بھی عطا کیا ہے۔ چلو واپس چلیں زم زم آپ ہی کا ہے۔ ہم اس معاملے میں آپ سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ ایک روایت کے مطابق قریش واپس چلے گئے۔ واپس آکر عبدالمطلب نے پھر کھدائی شروع کر دی۔ انھوں نے زیادہ کھدائی کی تو سونے کے دو ہرن دستیاب ہوئے۔ یہ وہ ہرن تھے جو جبرہم نے مکہ سے نکلنے وقت دفن کیے تھے۔

ابن اسحاق ہی کی روایت ہے کہ زم زم کی کھدائی کے دوران جناب عبدالمطلب کو دو ہرنوں کے علاوہ تلواریں بھی ملیں۔ قریش نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ ان برآمد شدہ چیزوں کے حق دار ہیں اس لیے ہمیں بھی ان میں شریک کیا جائے۔

عبدالمطلب نے جواب دیا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں، یہ ہو سکتا ہے کہ تم میرے ساتھ اس معاملے کا فیصلہ منصفانہ طریقے پر کر لو اور قرعہ اندازی پر رضامند ہو جاؤ۔

قریش نے پوچھا: آپ کیا طریقہ اختیار کریں گے؟

عبدالمطلب نے کہا: کعبہ کے لیے دو تیر، تمھارے لیے دو تیر، اور اپنے لیے دو تیر مقرر کروں گا اور جس کے لیے جو چیز نکلے گی وہ اسی کو ملے گی۔ قریش نے کہا: آپ نے انصاف کی بات کی ہم اس طریقے پر رضامند ہیں۔ چنانچہ دو زرد تیر کعبہ کے لیے، دو سیاہ تیر عبدالمطلب کے لیے، اور دو سفید تیر قریش کے لیے مقرر کر دیے گئے۔ پھر یہ قرعہ انداز کے سپرد کر دیے گئے۔ عبدالمطلب دُعا کے لیے کھڑے ہو گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے:

اے اللہ! تو ستودہ صفات بادشاہ ہے اور تُو ہی میرا پروردگار ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔ تُو بلند و بالا اور مضبوط سلسلہ ہائے کوہ کو تھا مے ہوئے ہے اور جدید ساز و سامان اور قدیم موروثی مال و متاع کا عطا کرنے والا تُو ہی ہے۔ اگر تُو چاہے تو الہام کر دے کہ یہ زیورات اور لوہے کے اوزار کہاں رکھے جائیں؟ اے احکام کے صادر فرمانے والے! میں تیرے فیصلے کا پابند ہوں۔ پس تُو آج اپنے ارادے کو بالوضاحت ظاہر فرما دے۔ اے پروردگار! اپنا فیصلہ صادر فرما دے۔ میں اس سے

رُوگردانی نہیں کروں گا۔

تیر انداز نے تیر ڈالے تو دونوں زرد تیر دونوں ہر نوں پر کعبۃ اللہ کے لیے نکلے۔ عبدالمطلب نے دونوں ہرن کعبہ کے دروازے پر نصب کر دیے۔ یہ پہلا سونا تھا جس سے کعبۃ اللہ کو آراستہ کیا گیا۔ دونوں سیاہ تیر عبدالمطلب کے حق میں تلواروں اور زرہوں پر نکلے۔

اللہ عزوجل نے زم زم کی کھدائی کے بارے میں عبدالمطلب کی رہنمائی فرمائی اور انھیں خاص طور پر اس اعزاز کے لیے منتخب کیا۔ جب عبدالمطلب نے زم زم برآمد کر لیا تو اللہ عزوجل نے قوم کی نظروں میں ان کی بزرگی اور قدر و منزلت میں اضافہ کر دیا۔ لوگ زم زم کی برکت و فضیلت کی وجہ سے اسی کی طرف رجوع کرنے لگے کیوں کہ یہ مسجد حرام میں تھا اور اسی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو سیراب کیا تھا۔ یہ حضرت اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ کا چشمہ تھا۔ جب حضرت اسماعیلؑ صغریٰ میں بیاس محسوس ہوئی تھی تو اللہ نے ان کو اس چشمے سے ہی پانی پلایا تھا اور وہ سیراب ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نوح نے مجاہد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ مجاہد نے کہا کہ ہم ہمیشہ سے یہ سنتے آئے ہیں کہ جب حضرت اسماعیلؑ کو بیاس لگی تو جبریلؑ نے اپنی ایڑی سے کھدائی کر کے زم زم کا چشمہ جاری کر دیا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ جب وہ آغاز اسلام کے زمانے میں آنحضرتؐ کی خبر سن کر مکہ آئے تو ان کو پورے ایک مہینے تک بارگاہ نبوت میں حاضری کا موقع نہ مل سکا۔ اُن کے پاس کوئی زادِ راہ بھی موجود نہ تھا صرف زم زم کا پانی پی کر مدت بسر کی اور میں بھوک کے ضعف کا کوئی اثر محسوس نہیں کرتا تھا۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ زم زم کا پانی بھوک کے وقت غذا اور بیماری کی حالت میں شافی دوا کا کام کرتا ہے۔

زم زم کا پانی پاک و مطہر اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہے۔ زم زم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔ یہ روے زمین پر سب سے عمدہ، افضل اور خیر و برکت والا پانی ہے۔ یہ پانی بھوک کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ یہ پانی سردرد کے لیے مفید ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے اور جسم و جاں کو توانائی بخشتا ہے اور قوتِ باضمہ کو بہتر کرتا ہے۔



پروفیسر عرفان احمد
چیزمین دارالرقم سکولز
افتخار احمد چیمہ
0301-8720200

**ADMISSIONS
OPEN**
6th - 10th

دارالرقم سکولز

مکبر کیمپس گجرات

بچوں کے لیے قابل، محنتی، اور تجربہ کار اساتذہ

پارک اور جاگنگ ٹریک

بچہ کار کوچ کی زیر نگرانی جدید جم

شخصیت کی تعمیر و ترقی کے لیے ادبی مقابلہ جات، سٹڈی ٹورز اور تربیتی پروگرام

جماعت ششم سے دہم کے لیے معیاری ہوٹل

جدید ترین کمپیوٹر لیب کے ساتھ شاندار لائبریری

سومنگ پول

والدین سے رابطہ کا مستقل اور منوثر نظام

کیفے ٹریا

ہا قاعدہ طبی معائنے کا نظام



بھمبر روڈ نزد ایئر پورٹ گجرات 053-3024017

- ✓ بغیر ٹیکہ اور بغیر ٹانگے سفید موتیا کا علاج ✓ آنکھوں کے ٹیرے پن کا علاج ✓ آنکھ پوری نہ کھلنے کے لئے Ptoisis آپریشن
- ✓ قریب اور دور کی نظر تک وقت صحیح کرنے والا Multifocal لینز ✓ مسلسل پانی بہنے، گلی اور ناسور کا علاج بذریعہ Probing اور DCR
- ✓ CR-3 آرٹیفن کے ذریعے مستقل علاج ✓ سفید موتیا کے آپریشن کے بعد بخون والی جھلی کا بذریعہ Yag لیزر علاج
- ✓ کالا موتیا کا Yag، Argon، Diode لیزر کی مدد سے علاج ✓ مختلف بیماریوں سے خراب ہو جانے والے قریب کو تھمیل کر کے ناقرب نگاہ کا انتظام
- ✓ آنکھ کے پردے کے اکھڑ جانے (Retinal Detachment) کا آپریشن
- ✓ آنکھ کے اندر خون جمع ہو جانے (Vitreous Hemorrhage) کا آپریشن
- ✓ ذیابیطس اور دیگر بیماریوں سے Retina کو چپٹنے والے نقصان کا بذریعہ لیزر علاج
- ✓ Excimer لیزر کے ذریعے Epi-LASIK آپریشن کی مدد سے عینک سے نجات



**AMERICAN ACADEMY[®]
OF OPHTHALMOLOGY**
The Eye M.D. Association

MEMBER

آئی آر این میڈیکل انسٹیٹیوٹ آف انجیلا لوہی لاہور

www.drasifkhokhar.com

Cell: 0333-4102266 Email: drasifkhokhar@hotmail.com

ڈاکٹر آصف کھوکھر

ایم بی بی ایس (پنجاب) ایم بی بی ایس (آئی) ایم اے (علوم اسلامیہ)

**Vitreoretinal, phaco, laser,
and oculoplastic surgeon**

النور جیولریز

جو نام ہے اعتماد کا



ہمارے ہاں جدید اور دیدہ زیب زیورات بغیر ٹانگہ کے تیار کیے جاتے ہیں۔

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کاٹتے۔

مستند گواہی کے ساتھ
نقدیہ گارنٹی کے ساتھ

چوہدری سلیم ساجد ایڈووکیٹ،
چوہدری عثمان ساجد، چوہدری ارسلان ساجد
نیو انور جیولریز، صرافہ بازار قصور

Mob: 0333-4924504, 0323-5235902
0322-7580427, Ph: 0492-770582

محمد اکرام اللہ چوہان، محمد ضیاء اللہ چوہان
علی پلازہ، سوق اورینٹل، سنٹرل ہسپتال چک
(اصغر پال روڈ) سری روڈ راولپنڈی

موبائل: 0300-5802209 (0335)
05806700 (0300)
فون: 051-5552209

محمد فیض اللہ چوہان، محمد نسیم اللہ چوہان
F-461 نزد اجاب فروٹ چاٹ، صرافہ بازار، راولپنڈی

موبائل: 0336-1119900 9321
03302 5539378
فون: 051-5539378